پالتو جانور میں قربانی کی نیت کرنے کے بعد اسے تبدیل کرنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Nor-11449 تاریخ: 29-03-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے بکری کے دو بچے خریدے تھے ، خریدتے وقت صرف پالنے کی نیت تھی قربانی کی نیت نہ تھی، البتہ کچھ دنوں بعد میں نے یہ نیت کرلی تھی کہ میں ان دونوں بکری کے بچوں کی قربانی کروں گا، لیکن معاملہ یہ ہوا کہ ایک بیمار ہو کر مر گیا اور ایک ابھی بیمار ہے، میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے راہِ خدا میں صدقہ کر دوں اور قربانی کے ایام میں دوسرے جانور خرید کر قربانی کروں، کیا میں اس جانور کو صدقہ کر سکتا ہوں یا اسی جانور کی قربانی کرنا مجھ پر لازم ہے؟ میں نے ان جانوروں کی ہی قربانی کرنے کی منت نہیں مانی تھی، صرف نیت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں غنی ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ اس جانور کو صدقہ کر سکتے ہیں، آپ پر خاص اسی جانور کی قربانی کرنا لازم نہیں ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ جانور اگر قربانی کی نیت سے نہ خریدا ہو، بلکہ کسی اور نیت سے خریدا ہو اور بعد میں اس جانور پر قربانی کی نیت کی ہو، تو فقط اس پر قربانی کی نیت کر لینے سے اسی کی قربانی واجب نہیں ہو جاتی، برابر ہے کہ یہ شخص فقیر ہو یا غنی ہو، البتہ قربانی کے ایام میں قربانی واجب ہونے کی شرائط پائی گئیں، تو قربانی واجب ہو گی، اس واجب کی ادائیگی کے لیے قربانی کے لائق دوسرا جانور خرید کر قربانی کر سکتے ہیں۔

نیز جو بکری کا بچہ مر گیا ہے، اس کے بدلے میں الگ سے آپ پر کوئی قربانی لازم نہیں ہے، بلکہ قربانی واجب ہونے کی شرائط پائی جانے کی صورت میں جو قربانی آپ پر واجب ہو گی، وہی قربانی کرنا واجب ہے۔

فقیر نے یا غنی نے بکرا خریدا اور خریدتے وقت اس بکرے پر قربانی کی نیت نہ تھی، بعد میں قربانی کی نیت کی، تو اس خاص بکرے کی قربانی کے حکم کو بیان کرتے ہوئے بدائع الصنائع میں ہے: ”اشتری شاۃ ولم ینو الاضحیۃ وقت الشراء ثم نوی بعد ذلک أن یضحی بھا لا یجب علیہ سواء کان غنیا أو فقیرا لان النیۃ لم تقارن الشراء فلا تعتبر“ یعنی: اگر کسی نے بکری خریدی اور خریدتے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی تو بعد میں قربانی کی نیت کرنے سے اس شخص پر اس خاص جانور

کی قربانی واجب نہ ہوگی، برابر ہے کہ یہ شخص غنی ہو یا فقیر، کیونکہ اس خاص جانور کی قربانی کرنے کی نیت خریدنے سے ملی ہوئی نہیں ہے اور خریدنے کے بعد اس خاص جانور کی قربانی کی نیت کا اعتبار نہیں ہے۔

(بدائع الصنائع، جلد05، صفحہ62، مطبوعہ کراچی)

اسی طرح رد المحتار میں ہے:"فلو کانت فی ملکه فنوٰی ان یضحی بها، او اشتراها، ولم ینوالاضحیة وقت الشراء ثم نوی بعد ذٰلک لایجب، لان النیة لم تقارن الشراء فلا تعتبر"یعنی: اگر بکری اپنی ملک میں تھی، تونیت کرلی کہ اس کی قربانی کرے گا یا خریدتے وقت قربانی کی نیت نہ کی ہو، پھر بعد میں قربانی کی نیت کی، تو اس سے اس پر قربانی واجب نہ ہوگی، کیونکہ خریدتے وقت نیت نہ کی، لہذا بعد کی نیت معتبر نہیں ہوگی۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد9، صفحہ532، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں:" فقیر اگر بہ نیت قربانی خریدے ،اس پر خاص اس جانور کی قربانی واجب ہوجاتی ہے۔ اگر جانور اس کی ملک میں تھا اور قربانی کی نیت کرلی یا خریدا، مگر خریدتے وقت نیت قربانی نہ تھی، تو اس پر وجوب نہ ہوگا، غنی پر ایک اضحیہ خود واجب ہے اور اگر اور نذر بصیغہ نذر کرے گا، تو وہ بھی واجب ہوگا۔ اس عبارت میں بھی یہی ہے کہ واجب بالنذر ہوجائے گا، یعنی نذر کئے سے واجب ہوگا، نہ کہ غنی پر مجرد خریداری سے۔"

(فتاوی رضویه، جلد20، صفحه451، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

اسی طرح صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں لکھتے ہیں:" بکری کا مالک تھا اور اوس کی قربانی کی نیت کرلی یا خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہ تھی، بعد میں نیت کرلی، تو اس نیت سے قربانی واجب نہیں ہوگی۔"

(بهارشریعت، جلد3، صفحه332، مکتبة المدینه، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

15 شعبان المعظم 1442ھ/29 مارچ 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے